احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

213029

CPL 61

ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

جمعہ 9- جولائی 1999ء - 24 ربیع الاول 1420 ہجری - 9- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 153

جھوٹ بھی خیانت ہے

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بھی ایک بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے اور وہ تجھے سچا سمجھے جبکہ تو اس بات میں جھوٹا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 183)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر سے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھُوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسیطرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اَظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھُوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھُوٹ بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھُوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہو گا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کرکے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صِدق اختیار کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 245)

جھُوٹ ہر بیماری کی جڑ اور بڑی تباہی مچانے والی کمزوری ہے

(حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھُوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھُوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں یارسولؐ اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا سنو خبردار جھُوٹ نہ بولنا، جھُوٹ نہ بولنا، جھُوٹ نہ بولنا، جھُوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔

اگرچہ جھُوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ پر آکر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھُوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھُوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھُوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھُوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھُوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھُوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد ﷺ نے جھُوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی خبردار جھُوٹ سے پرہیز، جھُوٹ سے پرہیز، جھُوٹ سے پرہیز، جھُوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھُوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھُوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کرکے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جھُوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھُوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھُوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

الفضل 15 مئی 1998ء

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوتِ الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت پانچ لاکھ ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے۔ یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 11-جولائی 1999ء

12-40 a.m. التفسیر الکبیر
1-10 a.m. چلڈرنز کلاس- نئی حضرت صاحب کے ساتھ-99-7-10
2-15 a.m. مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ- 12-12-98
3-10 a.m. سیرت النبی ﷺ
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر- کوئز خطبات الامام
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. کینیڈین ہورائزن-
7-15 a.m. اردو کلاس-
8-20 a.m. ڈینش زبان سیکھئے-
8-50 a.m. چلڈرنز کلاس- (نئی) حضرت صاحب کے ساتھ-99-7-10
10-05 a.m. تلاوت-سیرت النبیؐ-خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- کوئز- خطبات امام-
11-20 a.m. سوال وجواب 98-2-12
12-10 p.m. کوئز پروگرام-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-45 p.m. اردو کلاس-(نئی) 99-7-9
2-50 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-45 p.m. چینی زبان سیکھئے-
5-15 p.m. خطبہ جمعہ-99-7-9
6-20 p.m. بنگالی سروس-
7-20 p.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت - سیرت النبی ﷺ
10-35 p.m. اردو کلاس-

سوموار 12-جولائی 1999ء

12-50 a.m. البانین پروگرام-
1-20 a.m. درس القرآن-94-1-10
2-45 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-95-12-24
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
5-20 a.m. لقاء مع العرب-
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے پروڈکشن- تقریر
7-05 a.m. اردو کلاس-
8-20 a.m. چینی زبان سیکھئے-
8-50 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات 24-12-95
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
11-20 a.m. درس القرآن 99-1-10
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-30 p.m. نارویجین زبان سیکھئے-
5-00 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- بیڈ مٹن فائنل-
5-15 p.m. نمائش-
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس-
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-40 p.m. قصیدہ-
8-50 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-40 p.m. لقاء مع العرب-

منگل 13-جولائی 1999ء

12-40 a.m. ترکش پروگرام-
1-15 a.m. تعلیم دین حق-
2-00 a.m. ہومیوپیتھی کلاس-
3-05 a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
3-35 a.m. ڈاکومنٹری-
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر-کلاس
5-00 a.m. لقاء مع العرب
6-00 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- بڈ مٹن فائنل
6-15 a.m. انڈسٹریل نمائش-
7-10 a.m. اردو کلاس-
8-25 a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر-
11-15 a.m. پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 26-12-97
12-15 p.m. تعلیم دین حق-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-96-8-1
1-45 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے-
5-00 p.m. خطبہ جمعہ-89-5-19
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن-
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر-واقفین نو کا تعلیمی پروگرام-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-درس الحدیث-
10-30 p.m. اردو کلاس-

بدھ 14-جولائی 1999ء

12-50 a.m. نارویجین سروس-
1-25 a.m. ہماری کائنات-
2-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے-
3-25 a.m. تقریر- سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود
4-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القرآن-
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-25 a.m. فرام دی آرکائیوز- خطبہ جمعہ- 15-5-89
7-25 a.m. اردو کلاس-
8-35 a.m. سویڈش زبان سیکھئے-
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القرآن-
11-00 a.m. سواحیلی سروس- خطبہ جمعہ- 24-5-96
12-15 p.m. ہماری کائنات-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-40 p.m. جرمن زبان سیکھئے-
5-10 p.m. تبرکات- تقریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب- جلسہ سالانہ ربوہ-1965ء
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن-
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر-گلدستہ نمبر6-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- تاریخ احمدیت-
10-25 p.m. اردو کلاس-
11-35 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 15-جولائی 1999ء

12-35 a.m. فرنچ پروگرام-
1-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ-
1-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل پیرہن-سلائی کا سبق نمبر2-
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
2-55 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
3-30 a.m. ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر6-
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. کینیڈین ہورائزن- تقریر جلسہ سالانہ 98ء
7-15 a.m. اردو کلاس-
8-25 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
9-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر-گلدستہ نمبر6-
11-10 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 9-1-91
12-15 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ-سینے کا سبق نمبر2-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-35 p.m. عربی زبان سیکھئے-
4-50 p.m. فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب حضرت صاحب کے ساتھ 21-11-95
5-55 p.m. بنگالی سروس-متفرق پروگرام-
6-20 p.m. بنگالی سروس-احمدیت کے متعلق سوالات کے جوابات-
6-55 p.m. ہومیوپیتھی کلاس-
7-55 p.m. چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن-
8-20 p.m. چلڈرنز پروگرام-واقفین نو-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-35 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی کتب

محمد شفیق قیصر صاحب

امام ابن ماجہؒ اور اُن کی سُنن

علوم وفنون کی تاریخ پر نظرڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر علم تین منازل میں سے گذر کرپایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ سب سے پہلے اس علم کے بعض مسائل غیر منظم اور منتشر طور پر ظہور میں آتے ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر ان مسائل کی ضرورت و اہمیت کا مفکرین کو احساس ہوتا ہے اور وہ ان مسائل کے مختلف حل پیش کرتے ہیں۔ ایک مفکر کی رائے دوسرے کے نزدیک محل نظراور رفیہ کلام کامصداق ٹھہرتی ہے۔ اس طرح تصادم افکار سے نقد و انتقاد اور بحث و تمحیص کا سلسلہ پیدا ہوتا ہے اور افکار و آراء کا یہ مجموعہ بعد میں اس مخصوص علم کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور تیسری منزل پر اس علم کی کتابوں کی تالیف وتدوین ہوتی ہے۔

علم حدیث بھی اپنی انہی تین منازل سے گذر کر پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ یعنی سب سے پہلے مسائل حدیث پیدا ہوئے۔ پھر مفکرین نے ان مسائل پر غور و فکر کرکے ایک مخصوص علم کی بنیاد رکھی اور آخر میں کتابوں کی تالیف و تصنیف ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صحابہؓ کے سامنے حضورؐ کا اپنا نمونہ موجود تھا' وہ حضورؐ کی پوری پوری اتباع فرماتے۔ چنانچہ ان دلآویز اور خوش آئند آئین و قوانین اور اسوۂ حسنہ کی بدولت ایک منظم معاشرہ وجود میں آیا جو سراپا رشد و ہدایت اور سعادت کا مجسم پیکر تھا۔

صحابہؓ کے اس معاشرے کی تعداد سوا لاکھ سے متجاوز تھی۔ صحابہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے غیر معمولی شغف اور اس قدر والہانہ عقیدت تھی کہ ایک ایک بات کے لئے برسوں آپؐ کی خدمت میں قیام فرماتے اور آپؐ کی گفتار اور کردار کو واجب العمل اور اپنے لئے معیار قرار دے کر ہر نزاع و اختلاف پر آپؐ کے اقوال و ارشادات سے استفادہ فرماتے' صرف استفادہ ہی نہیں بلکہ حضورؐ کے ارشادات کو حرف آخر اور قطعی تسلیم کرتے اور اپنی روزمرہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تصور فرماتے۔ شرعی حیثیت سے ایمان و اسلام کا دارومدار اور انحصار اس ارشاد قرآنی پر تھا:۔

ان کا ایمان اسی بات پر موقوف ہے کہ وہ آپ کے حکم مانیں اور آپؐ کے فیصلہ کو تسلیم کریں۔ (نساء۔66)

بہرحال صحابہؓ نے حضورؐ کے ارشادات کو جمع کرنے کے لئے حتی الامکان ہر احتیاط کو ملحوظ رکھا اور حضور ﷺ کے مبارک کلمات کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کردیا۔

تدوین حدیث کا کام مستقل اور وسیع پیمانے پر دوسری صدی ہجری کے آغاز میں ہوا اور تیسری صدی ہجری کے آغاز میں حضرت امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح کے ذریعہ تدوین حدیث میں ایک نئے باب کا اضافہ فرمایا۔ آپ کے بعد آپ کے شاگرد امام مسلم نے بخاری کے طرز تالیف پر اپنی کتاب جامع مسلم مرتب فرمائی۔ اسی طرح امام ترمذی امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے فن حدیث پر کتب مرتب فرمائیں۔ پیش نظر مضمون میں آخر الذکر کتاب کے مصنف اور ان کی تالیف کے بارہ میں مختصر معلومات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نام و نسب

امام ابن ماجہ کا نام محمد' کنیت ابو عبداللہ اور ابن ماجہ عرف ہے۔ ماجہ کے بارہ میں علماء میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اسے حضرت امام صاحب کے دادا کا نام قرار دیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ محترمہ کا نام ہے۔

تاج العروس کے مولف علامہ سید مرتضیٰ زبیدی اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

یعنی اس بارہ میں ایک اور قول بھی ہے اور علماء نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ ماجہ آپ کی والدہ کا نام تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب "بستان المحدثین" اور علامہ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب "الحطة فی ذکر صحاح ستہ" میں اس قول کو ترجیح دی ہے کہ ماجہ آپ کی والدہ کا نام ہے۔

اس ضمن میں نئے علماء قزوین (عراق) جو امام صاحب کا مولد و منشاء ہے کا قول ہی سب سے زیادہ معتبر اور قابل قبول ہو سکتا ہے کیونکہ اہل البیت ادریٰ بمافیہ یعنی گھر کی بات گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں امام ابن ماجہ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ رافعی مصنف تاریخ قزوین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ان کا نام محمد بن یزید ہے اور ماجہ یزید (یعنی آپ کے والد) کا لقب ہے۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر قزوین کے مشہور مؤرخ حافظ خلیل کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ "ماجہ یزید کا عرف تھا"

(البدایہ والنہایہ جلد11 ص53 مطبوعہ مصر)

علامہ عبدالدین صاحب فیروز آبادی مولف "قاموس" نے بھی یہی لکھا ہے کہ ماجہ آپ کے والد کا لقب تھا نہ کہ دادا کا۔

پیدائش

حضرت امام ابن ماجہ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بچپن کے زمانہ میں بنو عباس کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور عباسی خاندان کا مشہور خلیفہ مامون منصب خلافت پر متمکن تھا اور مامونی دور عباسی عہد کا دور شباب تھا۔

تحصیل علم حدیث اور اس کے لئے سفر

حضرت امام صاحب بیس اکیس سال کی عمر وطن عزیز میں ہی تحصیل علم کرتے رہے۔ پھر اپنے زمانہ کے نامور اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان میں سے ابوالحسن طناخی' ابوبکر قزوینی' ہارون بن موسیٰ حیان تمیمی خاص شہرت کے حامل ہیں۔ ان بزرگوں سے فن حدیث میں تکمیل کے بعد حضرت امام صاحب نے علم حدیث کی تحصیل کے لئے 230ھ کے قریب بلاد اسلامیہ کا رخ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب محدثین اطراف عالم میں پھیل چکے تھے اور مختلف مقامات پر علم حدیث کا درس جاری تھا اور علم حدیث کے مدارس جاری ہو چکے تھے اور شائقین علم کی کثیر تعداد حدیث کے ان مراکز سے استفادہ کرتی تھی۔

مسلمانوں کے زمانہ عروج میں محدثین طلب علم کے لئے عموماً جن مقامات کا سفر اختیار فرماتے تھے حافظ ذہبی نے ان ممالک اور اضلاع کے متعلق ایک مستقل کتاب تالیف فرمائی ہے جو "الامصار ذوات الاثار" یعنی "حدیثوں کے شہر" کے نام سے موسوم ہے۔ امام ابن ماجہ نے طلب حدیث کے لئے خراسان' عراق' حجاز اور شہروں میں سے بالخصوص بصرہ' کوفہ' بغداد' مکہ اور دمشق کا سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ علامہ ابن خلکان نے اپنی کتاب "وفیات الاعیان" اور حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "تہذیب التہذیب" میں اس کا ذکر کیا ہے۔

وفات

حضرت امام ابن ماجہؒ نے 22۔ رمضان 273ھ میں 64 سال کی عمر میں وفات پائی اور ان کے بھائی ابوبکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امام صاحب کے ان مختصر سے حالات کے بعد ان کی کتاب کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ

حدیث کی یہ جلیل القدر کتاب بعض علماء حدیث کے نزدیک دو حیثیتوں سے تمام صحاح ستہ میں ممتاز ہے۔

1۔ حسن ترتیب:۔ یعنی جس عمدگی اور خوبی کے ساتھ احادیث کو باب وار بغیر کسی تکرار کے اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے دوسری کتابوں میں نہیں۔ اور اس کی اس خوبی کے پیش نظر حافظ ابو زرعہ رازی جیسے بلند پایہ محدث نے اس کے بارہ میں نہایت ہی عمدہ رائے کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ اس بارہ میں خود امام صاحب کا اپنا بیان ہے:۔

کہ میں نے ابو زرعہ کے سامنے اپنی یہ سنن پیش کی تو انہوں نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور تصنیفات معطل ہو کر رہ جائیں گی۔"

(تذکرۃ الحفاظ جلد2 ص110)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس رائے کو اپنی کتاب "بستان المحدثین" میں درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"فی الحقیقت احادیث کو بلا تکرار بیان کرنے اور حسن ترتیب اور اختصار کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں۔"

(بستان المحدثین ص190۔ اردو ترجمہ)

علامہ ابن حجر اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

یعنی آپ کی کتاب سنن بڑی جامع' جید اور بے شمار ابواب اور غرائب پر مشتمل ہے۔"

(تہذیب التہذیب جلد9 ص531)

اسی طرح علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:۔

کتابه کتاب مفید قوی انفع فی الفقه۔

یعنی آپ کی کتاب بہت مفید اور فقہی نقطہ نظر سے قابل قدر ہے۔"

(کامل ابن کثیر جلد7 ص298)

علامہ ذہبی فرماتے ہیں:۔

یعنی سنن ابن ماجہ عمدہ کتاب ہے۔ گو اس میں ضعیف روایات بھی ہیں مگر ان کی تعداد چنداں زیادہ نہیں۔"

(تذکرہ الحفاظ جلد2 ص110)

علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ سنن ابن ماجہ چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے اور ان میں سے ایک قلیل تعداد کے علاوہ باقی سب جید اور صحیح ہیں۔

بہرحال ان آراء سے پتہ چلتا ہے کہ سنن ابن ماجہ میں بھی صحاح ستہ کی دیگر کتابوں کی طرح بعض ضعیف روایات پائی جاتی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔

2۔ اس کتاب کی دوسری بڑی خصوصیت جس کی بناء پر بعض محدثین نے اسے صحاح ستہ پر فوقیت دی ہے یہ ہے کہ اس کتاب میں بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو صحاح ستہ کی دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

بعض صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ وہ ایسی روایات بیان فرماتے تھے جو اوروں کو معلوم نہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہی طریق تھا۔ دراصل صحابہؓ آنحضرت ﷺ کی روایات بیان کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لیتے تھے اور اس امر کا بے حد خیال رکھتے تھے کہ روایت حدیث میں کوئی بھول چوک نہ ہو جائے کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ سے غلط روایت کے بیان کرنے پر دوزخ کی وعید سن چکے تھے۔ اور اسی وجہ سے صحابہؓ کی اکثریت بلا ضرورت حدیث بیان کرنے سے احتراز کرتی تھی۔ اور حضرت معاذؓ کا بھی یہی مسلک تھا۔

حضرت امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اسی مسلک کو اختیار فرمایا ہے کہ بہت سے ابواب میں ایسی احادیث بیان کی ہیں جو دوسری پانچ کتب میں نہیں پائی جاتیں۔ یہاں اس امر کی تفصیل نہیں بیان کی جا سکتی۔ یہ تفصیلات ایک الگ مضمون کی متحمل ہیں۔ بہرحال سنن ابن

ماجہ کی انہی خصوصیت کی بناء پر علماء حدیث نے اسے صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔
سنن ابن ماجہ میں بیس کتابیں پندرہ سو ابواب اور چار ہزار احادیث ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ علماء حدیث نے دوسری اہم کتابوں کی طرح اس کتاب کی بھی کئی شروح اور حواشی لکھے ہیں۔ ذیل میں بعض شروح و حواشی کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

شروح 1- ابن ماجہ کی سب سے پہلی شرح علامہ علاؤالدین مغلطائی نے 5 جلدوں میں لکھی لیکن یہ شرح مکمل نہیں، صرف سنن کے ایک حصہ کی شرح ہے۔ یہ شرح ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "کشف الظنون" جلد 2 ص 34 اور "الحطه فی ذکر صحاح سته" تذکرہ سنن ابن ماجہ)
2- ابن ماجہ کی دوسری اور اہم شرح "ماتمس الیه الحاجة علی سنن ابن ماجه" ہے۔ اس شرح کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ فاضل مولف نے اس میں وہ تمام احادیث بیان فرمائی ہیں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور نسائی کے علاوہ سنن ابن ماجہ میں آئی ہیں۔ آٹھ جلدوں کی یہ شرح مؤلف ابن ملقن نے لکھی ہے۔
3- علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے "مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه" کے نام سے ایک شرح لکھی جو بہت مقبول اور اہمیت کی حامل ہے اور سنن ابن ماجہ کے ساتھ حاشیہ پر بھی شائع ہو چکی ہے۔
4- اسی طرح شیخ عبدالغنی بن ابو سعید مجددی دہلوی نے بھی انجاح الحاجة کے نام سے ایک مختصر شرح لکھی۔ یہ شرح بھی سنن ابن ماجہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے اور بہت مقبول ہے۔
ان شروح کے علاوہ مولوی وحیدالزمان صاحب حیدر آبادی نے بھی رفع العجاجه عن سنن ابن ماجه کے نام سے مکمل شرح لکھی۔ یہ شرح اردو زبان میں ہے (مجلتہ الجامعہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کا وقار اور عزت پردہ کی تعلیم سے وابستہ ہے

ارشادات سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز

پردہ کی روح اور اس کا مقصد

"پردہ کا مقصد خواتین اور ان کی عصمت کی حفاظت ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ جنس مخالف کو باہم وگر الگ الگ رکھنے کی روح کی حفاظت کرنا ہے تاکہ وہ ان برقی رووں کی طرح اپنی حدود کو پھلانگ کر انسانی تعلقات کے میدان میں شارٹ سرکٹ کا موجب نہ بنیں یہ ہے (دینی) پردہ کا نچوڑ۔"
(ارشادات بر موقع انٹرنیشنل شوریٰ منعقدہ اگست 1989ء بمقام لندن)

پردہ کی روح کی حفاظت

"...... قرآن کریم بعض میدانوں کو واضح کرتا ہے اور مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتا ہے کہ مخصوص جگہوں پر کس قسم کے پردہ کی ضرورت ہے ہر بدلتی ہوئی صورت حال میں چیزوں کی نوعیت بدل جاتی ہے چنانچہ پردہ کی ظاہری شکل و صورت اور شرائط پر ضرورت سے زیادہ زور نہیں دیا جانا چاہئے جس چیز پر توجہ مرکوز رہنی چاہئے وہ پردہ کی روح کے خلاف سرکشی اور بغاوت کا جذبہ ہے....."
(خطاب فرمودہ جلسہ سالانہ 1983ء)

بعض احمدی بچیوں کے لباس، وضع قطع کے متعلق ارشاد

"مجھے جو خاندانوں سے ملاقات کے فائدے پہنچتے ہیں ان میں سے ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ میں نوجوان بچوں اور بچیوں کے آثار دیکھ لیتا ہوں کہ ان کا رخ کس طرف ہے....... ان کی سجاوٹ سج دھج اور لباس کی طرز اور پھر بے پردگی یہاں تک سر سے پلو ڈھلکتا تھا تو ماں توجہ دلاتی تھی کہ اس شخص کے سامنے نہ کرو یعنی گویا باہر پھرتی رہو اعتراض نہیں۔ مگر میرے سامنے سر ڈھانک کر رکھو...... اگر برقعہ نہیں اوڑھا سکتیں تو ان کو یہ بتائیں کہ تم اپنے جسم کی اور اپنے حسن کی حفاظت کرو ایسا لباس اوڑھو جس کی وجہ سے غیر کو دلچسپی پیدا نہ ہو اگر یہاں کا ننگا لباس لے کے نکلیں گی تو لازماً غیروں کی نظر اپنی طرف کھینچیں گی۔...... یہ درست ہے کہ ہر جگہ پردہ کو شدت سے نافذ نہیں کیا جا سکتا لیکن دوسری تہذیب سے متاثر ہو کر اگر آپ اپنی اعلیٰ اقدار کو چھوڑ دیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو غیروں کی طرف جانے دیں تو آپ کا مستقبل لٹ جائے گا کچھ باقی نہیں رہے گا۔"
(خطبہ فرمودہ 3- اکتوبر 1997ء منقول الفضل انٹرنیشنل 2- نومبر 1997ء)

پردہ کی روح کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی تلقین

"پردہ کی ایک روح ہے جسے تفصیل سے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے اس روح کو جب تک ہمیشہ پیش نظر نہ رکھیں گے اس وقت تک آپ کو حقیقت کا علم ہو ہی نہیں سکتا کہ پردہ کیا ہے اور کن حالات میں کس حد تک اس میں نرمی کی گنجائش ہے اور کن حالات میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے" (خطاب بر موقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ 29- جولائی 1995ء بمقام اسلام آباد U K' منقول الفضل انٹرنیشنل 24- مئی 1995ء)

حیاء کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں

"فارسی میں بھی ایک محاورہ ہے جو غالباً انبیاء کے حکیمانہ قول سے لیا گیا ہے "بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن" بے حیاء ہو جا بس یہ شرط ہے پھر جو چاہے کرتا پھر...... کوئی فرق نہیں پڑتا تو یہ پردہ کی روح ہے پردہ کی ہی نہیں ہر عصمت کی روح ہے اور یہ روح ہے جو عورتوں سے ہی خاص نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں دونوں سے خاص ہے اس لئے حیاء کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں میں بھی حیاء قائم کریں۔ حیاء سے مراد صرف عورتوں اور مردوں کے تعلقات کی حیاء نہیں ہے۔ حیاء فی ذاتہ ایک خُلق ہے جو ہر گناہ کے مقابل پر ایک پردہ ہے پس وہ عورتیں جو معلوم کرنا چاہتی ہیں (دینی) پردہ کیا ہے؟ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ (دینی) پردہ حیاء ہے۔ اگر آپ اپنی حیاء کی حفاظت کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے فرشتے آپ کی ہر قسم کی خرابیوں اور گناہوں سے حفاظت کریں گے کیونکہ حیاء کے پردہ سے کوئی بہتر پردہ نہیں ہے......"
(جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ 8- ستمبر 1995ء بمقام من ہائیم جرمنی' منقول الفضل انٹرنیشنل 5- جولائی 1995ء)

دینی قدروں کی حفاظت ہر جگہ یکساں ہونی چاہئے

"پردہ اگر لوگوں کی نظر سے بے پردہ ہو کر اختیار کیا جائے' اللہ کی نظر کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے تو کچھ ڈھیلا بھی ہو تو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں ہوتا' نیت پاک ہو' نیت اللہ کی خاطر ایک پردہ کے اختیار کرنے کی ہو اور زمانہ کے لحاظ سے' جگہوں کے لحاظ سے قدریں نہ بدلیں۔ یہ نہ ہو لندن (بیت الذکر) آتے ہوئے اور پردہ ہو اور لندن (بیت الذکر) سے باہر جاتے ہوئے اور پردہ ہو' یہ پردے جو ہیں خطرناک ہیں اگرچہ میں ان کو بھی کچھ نہ کچھ عزت ہی سے دیکھتا ہوں' میں کہتا ہوں چلو اتنی حیاء ہے کہ احمدیوں میں ہی آکر ہم ٹھیک ہو جائیں۔......"
(خطاب مستورات 29- جولائی 1995)

روزمرہ کی بیاہ شادیوں میں بے پردگی کو رواج نہیں دیا جا سکتا

"....... ان سے کہیں بیبیو! تم آؤ بے شک سر آنکھوں پر' لیکن اس طرح نہ آؤ کہ ہماری بچیوں پر برا اثر پڑے اپنے آپ کو سنبھال کر چلو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سوشل دباؤ ہے یہ بھی مفید ہو سکتا ہے مگر اصل توقع دعا پر ہے اور دلوں کی پاک تبدیلی پر ہے پردہ جہاں تک (دینی) روح کا تعلق ہے بظاہر قائم کیا جا سکتا ہے مگر بالباطن قائم کرنا ایک اور بات ہے۔ (دینی) روح کا جہاں تک تعلق ہے جب تک دل میں قائم نہ ہو اس وقت تک ظاہری پردہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔......"
(خطاب 29- جولائی 1995ء)

سچی طمانیت حیاء سے نصیب ہوتی ہے

"...... پوری طمانیت ہی حیاء سے ملتی ہے اور پوری طمانیت ہی ایمان سے ملتی ہے اور اصل طمانیت جس میں زوال الخوف بھی شامل ہو کوئی خوف کا شائبہ تک باقی نہ رہے وہ امن کی حالت وہ طمانیت کی حالت حیاء سے ملتی ہے...... حیاء ہی کے سارے شعبے ہیں جو ساری زندگی پر چھائے ہوئے ہیں اور سچی طمانیت حیاء سے نصیب ہوتی ہے۔...... ایک مومن جو جانتا ہے کہ خدا کی ہمیشہ اس پر نظر ہے وہ کیوں نہ حیاء سے کام لے اور جب وہ اللہ کی حیاء نہیں رکھتا تو پھر دنیا کی بھی حیاء اٹھ جاتی ہے۔ کسی چیز کی حیاء باقی نہیں رہتی جن مغربی قوموں کا میں نے ذکر کیا تھا ان کی یہی مصیبت ہے' یہی وبال ہے ان کا کہ اللہ کی حیاء اٹھ گئی ہے تو پھر رفتہ رفتہ دنیا کی حیاء اٹھتی چلی جا رہی ہے۔ ان کا جو نقاب اٹھ رہا ہے اس کی کوئی انتہاء نہیں سوائے اس کہ اپنا سب کچھ گند باہر کر دیں اور پھر خود اس سے متنفر ہو کر بھاگیں۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ 30- اکتوبر 1998ء بمقام لندن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر صاحب

خدمت خلق باعث رضائے الٰہی

انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ خالق دو جہاں کے وجود کا ظہور اور اس کی صفات کا نمود ہو۔ اسرار فطرت اور راز ہائے قدرت فاش ہو جائیں کھل کر سامنے آجائیں یعنی انسان خدا نما وجود بنے اور اس طرح اس کا مظہر بن کر تخلیق کائنات کی غرض و غایت کو پورا کرے اسی لئے انسان کو عبد کہا گیا ہے کیونکہ عبادت کے ایک معنی کسی کے نقش کو قبول کرنے کے ہیں اور انسان کو ایسے ملکوتی قویٰ اور اعلیٰ اقدار ودیعت ہوئے ہیں جن کی مدد سے وہ صفات الٰہیہ کا پورا نقشہ پیش کر سکتا ہے اور ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کہ میں نے جن وانس کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یعنی صرف اس لئے تاکہ وہ میرے ظہور کا موجب اور میری صفات کا مظہر بنیں۔

عبادت کے دو حصے ہیں ایک خدا کا خوف اور دوسرے خدا سے محبت یہ دونوں باتیں انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو دنیا میں حقیقی محبوب یقین کرنے لگ جاتا ہے۔

دوسرا حصہ خلق اللہ اور حق العباد کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق قرآنی تعلیم یوں بیان ہوئی کہ (-) عدل کرو پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر فرمایا احسان کا بھی خدا تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے یعنی صرف اس سے نیکی نہ کرو جس نے تم سے نیکی کی ہو بلکہ احسان کے طور پر بھی جو کہ کوئی حق نہ رکھتا ہو کہ اس سے نیکی کی جاوے اس سے بھی نیکی کرو۔ مگر احسان میں بھی ایک قسم کا باریک نقص اور مخفی تعلق اس شخص سے رہ جاتا ہے جس سے احسان کیا گیا ہے کیونکہ کبھی کسی موقعہ پر اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو اس محسن کے خلاف طبیعت ہو یا نافرمانی کر بیٹھے تو محسن ناراض ہو کر اس کو احسان فراموش یا نمک حرام وغیرہ کہہ دے گا۔ اور اگرچہ وہ شخص اس بات کو دبانے کی کوشش بھی کرے گا۔ مگر پھر بھی اس میں ایک ایسا مخفی اور باریک رنگ میں نقص باقی رہ جاتا ہے کہ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتا ہے اسی واسطے اس نقص اور کمی کی تلافی کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احسان سے بھی آگے بڑھو اور ترقی کر کے ایسی نیکی کرو کہ وہ ایتاء ذی القربیٰ کے رنگ میں رنگین ہو یعنی جس طرح سے ایک ماں اپنے بچے سے نیکی کرتی ہے ماں کی اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضہ پر مبنی ہے نہ کہ کسی طمع پر دیکھو بعض اوقات ایک ماں ساٹھ برس کی بڑھیا ہوتی ہے۔ اس کو کوئی توقع خدمت کی اپنے بچے سے نہیں ہوتی کیونکہ اس کو کہاں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اس کے جوان اور لائق ہونے تک زندہ بھی رہوں گی غرض ایک ماں کا اپنے بچے سے محبت کرنا بلا کسی خدمت یا طمع کے خیال کے فطرت انسانی میں رکھا گیا ہے ماں خود اپنی جان پر دکھ برداشت کرتی ہے مگر بچے کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ خود گیلی جگہ پر لیٹتی ہے اور اسے خشک حصہ بستر پر جگہ دیتی ہے بچہ بیمار ہو جائے تو راتوں جاگتی اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کرتی ہے۔ اب بتاؤ کہ ماں جو کچھ اپنے بچے کے واسطے کرتی ہے اس میں تصنع اور بناوٹ کا کوئی بھی شعبہ پایا جاتا ہے؟

(ملفوظات جلد پنجم ص 662، 664)

سچی خدمت کا محرک

اصل اور حقیقی خدمت خلق اس وقت ہو سکتی ہے جب ماں کا اپنے بچے کے تعلق والا جذبہ پیدا ہو جائے دیکھو آنحضرت ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت للعالمین بن کر آئے انسانیت کی فلاح اور ہدایت کے لئے آپ ؐ نے زندگی کا ہر لمحہ قربان کر دیا۔ انسان کے ہر غم کو اپنا غم اور ہر دکھ اور تکلیف کو اپنا سمجھ کر بنی نوع انسان کی بلا رنگ و نسل خدمت کی کہ تاریخ عالم میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس بڑھیا کا واقعہ یاد کرو جو مکہ کی سر زمین پر اپنا سامان اٹھائے ادھر ادھر پھرتی پھرتی تھی کہ کہیں محمد ﷺ کا جادو اس پر اثر نہ کر جائے۔ پھر اس بڑھیا کا سامان اپنے کندھے پر اٹھا کر اس کو اس کی منزل پر پہنچانے والا کون تھا آپ ؐ کو معلوم تھا اور اس عورت نے بتایا تھا کہ میں تو محمد ﷺ سے بچنا چاہتی ہوں لیکن ہمارے پیارے آقا نے جس محبت پیار اور اخلاص کے ساتھ اس سے حسن سلوک فرمایا کہ آخر پر جب اس کو معلوم ہوا کہ آپ ہی محمد ﷺ ہیں تو اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ ؐ کا جادو تو چل گیا ہاتھ نکالئے اور میری بیعت لیجئے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مخلوق خدا کی عیال ہے اور خدا کو مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کی عیال سے حسن سلوک کرتا ہے۔ ہمارے مذہب نے ان دونوں حقوق کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ میں دو ہی چیزیں لے کر آیا ہوں ایک تعظیم لامر اللہ دوسرا شفقت علی خلق اللہ۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے جب خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تو آپ نے کئی بار نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کا یہ مطلب نہیں کہ تم صرف احمدیوں کے خادم ہو بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہاری خدمت کا معیار کم از کم احمدیت کے مطابق ہو۔ ورنہ تم تمام بنی نوع انسان کے خادم ہو۔

خدمت کی مختلف شکلیں

خدمت خلق کیا ہے ہر ایک سے ہمدردی و خیر خواہی، مصائب و مشکلات میں مبتلا افراد کا بوجھ اٹھانا، غمخواری، خندہ پیشانی، تیمارداری، تعزیت، پڑوسی سے حسن سلوک، ناداروں، یتیموں، محتاجوں اپاہجوں کی خبر گیری، بھوکوں اور مسافروں کو کھانا کھلانا اپنے ماں باپ کے احباء سے حسن سلوک اور ان کا احترام، حیوانوں پر شفقت، صلہ رحمی، بچوں سے پیار، بڑوں کا ادب، مہمان نوازی، نرم زبان غرض تمام بنی نوع انسان کی بلا رنگ و نسل بھلائی اور خیر چاہنا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہیں حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گزارا اور حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا جب آپؓ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکرؓ فوت ہو گیا۔ اس کے پڑوسیوں نے کہا کہ کیا تجھ کو الہام ہوا یا وحی ہوئی؟ تو اس نے کہا نہیں آج حلوا لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا۔ یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوا نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہئے کہ خدمت خلق کرے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 369-370)

یہی خدمت تھی جس نے ان پیاروں کو اللہ کے حضور وہ مقام عطا فرمایا جو لاثانی ہے وہ قیامت تک کسی کے نصیب نہ ہو گا۔ یہ لوگ کس طرح اللہ کی اطاعت فرمانبرداری اور نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے کہ انسان حیران اور دنگ رہ جاتا ہے۔ ایسا تھا کہ جیسے خدمت خلق اوڑھنا بچھونا بن کر رہ گیا ہے۔

ایک بڑھیا تھی جو کہ مدینہ میں رہتی تھی حضرت ابوبکرؓ روزانہ اس کی بکری کا دودھ دھوتے تھے جب آپؓ خلیفہ ہونے تو حضرت عمرؓ نے سوچا کہ اب یہ کام میں کروں گا وہ اس دن اس بڑھیا کے گھر گئے بکری کے تھن خشک تھے پوچھا اماں دودھ نہیں آرہا ہے بڑھیا نے کہا وہ جو روزانہ آتا تھا نماز سے پہلے دودھ دوہ کر چلا گیا ہے۔ اب بتاؤ یہ خدمت خلق کا کیسا جذبہ ہے۔

جماعت احمدیہ کا مقصود

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت بلاتمیز و رنگ و نسل و مذہب و ملت بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی غرض کے عین مطابق بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔
آپ فرماتے ہیں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

ترجمہ۔ میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا فریضہ اب ہم اعداد و شمار کے لحاظ سے اور تفصیل کے لحاظ سے پاکستان میں نازک مواقع پر خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہیں۔

زلزلہ کوئٹہ کے موقع پر

خدمات

1935ء میں زلزلہ کے موقع پر نوجوانان کوئٹہ نے نہ صرف مکانات کی تعمیر میں آدمیوں سے مدد کی بلکہ سامان بھی مہیا کیا اور لوگوں کے لئے خورونوش و دیگر قابل استعمال اشیاء بھی تقسیم کیں۔ چنانچہ 4/مارچ کو 27 خدام کوئٹہ سے کلی عالموں گئے صبح دس بجے سے شام کے ساڑھے پانچ بجے تک نہایت محنت سے کام کر کے ایک شاندار نمونہ قائم کیا۔ یہ لوگ اپنے ساتھ ایک من بھنے ہوئے چنے، نصف من گڑ، مٹی کا تیل اور بہت سی روٹیاں لے کر گئے جو گاؤں کے غرباء میں تقسیم کی گئیں۔ خدام نے دوائیوں کی معقول مقدار دیہاتی باشندوں میں تقسیم کیں۔ 12 مارچ کو خدام نے ایک بڑھیا کا مکان تعمیر کیا ایک شخص کے دو گرے ہوئے کمروں کی تعمیر کی۔ کئی مکانوں کی چھتیں مکمل کرنے میں مدد کی۔

ایڈیٹر نوائے بلوچستان نمائندہ اخبار جنگ و نوائے وقت مکرم عبدالصمد صاحب بھی تشریف لائے اور خدام کے کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

(رسالہ خالد مئی 1955ء)

سیلاب میں خدمات

1973ء کے تباہ کن سیلاب کے موقع پر جماعت احمدیہ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔

جولائی 1973ء کے آخر اور اگست کے شروع میں پنجاب میں شدید بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور ملک تاریخ کے تباہ کن سیلاب سے دوچار ہوا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے اور خصوصاً خدام الاحمدیہ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔

چنانچہ ربوہ میں ہنگامی امدادی مرکز کا قیام عمل میں لایا گیا جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا۔ اس ہنگامی مرکز کا کام دو بڑے حصوں میں منقسم تھا۔

○ ربوہ کے محلہ جات اور ربوہ کے ارد گرد کے دیہات میں امدادی کام۔

○ بیرونی اضلاع سے رابطہ ان کے حالات معلوم کرنا۔ ضروری ہدایات جاری کرنا اور کام کی رپورٹ حاصل کرنا۔

پانی کا شدید ریلا ربوہ کے بعض محلہ جات میں بھی داخل ہوا۔ یہاں پر لوگوں کی امداد کے لئے ہنگامی کام شروع ہو گئے اور ربوہ کے جوان بوڑھے اور بچے میدان عمل میں کود پڑے اس کے ساتھ ساتھ سیلاب نے ربوہ کے ارد گرد کے دیہات کو بری طرح متاثر کیا۔ چنانچہ نواحی

دیہات کے سیلاب زدگان اور سرگودھا روڈ پر سفر کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ربوہ پہنچ چکے تھے سب سے پہلے ان کے لئے خوراک کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ تھا۔ جس کا حل مکرم افسر صاحب دار الضیافت کے حسن انتظام نے کیا۔ ربوہ کے خدام اور تعلیم القرآن کے طلبہ وطالبات نے آٹا گوندھنے۔ پیڑے بنانے' روٹی پکانے وغیرہ کے تمام مراحل میں دن رات مصروف رہ کر روزانہ کم وبیش چودہ ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا۔ مصیبت زدگان تک روٹی پہنچانا بھی ایک مشکل مسئلہ تھا جسے خدمت کے جذبہ سے سرشار خدام نے حل کیا اور بعض جگہ روٹیاں وغیرہ کشتیوں کے ذریعہ بلکہ اپنے سروں پر اٹھا کر بھی پہنچائیں۔

سیلاب کی شدت کے ساتھ ساتھ ربوہ کے خدام کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا اور کوٹ امیر شاہ' کھڑکن' ڈاور' چک متھرماں' برجی' احمد نگر' دارا پتھر' ٹھٹھہ عمر' ل سپرا' پیلووال صدیقاں' پیلووال سیداں' چھنیاں' کمال کے' کوٹ احمد یار' دم اور بیسیوں دوسرے ڈیروں اور مقامات پر انسانی جانوں کی حفاظت' مویشیوں کی حفاظت' گندم اور دوسرے سامان کی حفاظت کی خدمات سرانجام دی گئیں۔ ربوہ کے تعلیمی اداروں اور دوسرے کئی مقامات پر سیلاب زدگان کو رہائش کے لئے جگہ فراہم کی گئی۔

طبی امداد فراہم کرنے کی غرض سے چھ امدادی کیمپ قائم کئے گئے جہاں دو سپیشلسٹ ڈاکٹر' بارہ ڈسپنسرز اور متعدد معاون خدام دن رات خدمت میں مصروف رہے۔ اور مصیبت زدہ بیمار بھائیوں کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر کے طور پر وبائی امراض کے احتیاطی ٹیکے ہزاروں افراد کو لگائے گئے یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ایلوپیتھی ادویہ کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک ادویات بھی بڑے وسیع پیمانہ پر تقسیم کی گئیں۔ خدا کے فضل سے ربوہ اور مضافات وبائی امراض سے محفوظ رہے۔

اسی طرح پورے پاکستان میں جہاں جہاں سیلاب نے تباہی مچائی جماعت احمدیہ کے رضاکاروں نے جان کی بازی لگا کر خدمات سر انجام دیں۔ ضلع سرگودھا میں تخت ہزارہ کے اردگرد سیلاب سے بہت سے دیہات متاثر ہوئے یہاں امدادی کیمپ لگائے گئے 30 من آٹا' گھی شکر' چنے نمک مرچ وغیرہ جیسی اشیاء لوگوں میں مفت تقسیم کی گئیں۔

منڈھ رانجھا میں 80 خاندانوں کے 450۔ افراد کو دو سیر فی [illegible] کے حساب سے آٹا دیا گیا۔

نوشاب کے اردگرد کے دیہات میں امدادی سرگرمیاں ادا کی گئیں۔

چک 46 جنوبی دیہات کے قریبی سیم کی وجہ سے سرگودھا روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی یہاں امدادی کیمپ قائم کر کے 20 تا 23۔ اگست سڑک درست کرنے کا کام کیا۔ یہاں 300 مریضوں کو طبی امداد دی گئی۔ چار ہزار مسافروں 300 بچوں اور 100 بوڑھوں کی مدد کی۔ تقریباً 1500 من سامان اٹھا کر پانی میں سے دوسرے کنارے پر پہنچایا۔

خدمات کی اتنی تفاصیل ہیں کہ دفتر کے دفتر لکھنے پڑیں گے غرض ضلع سیالکوٹ' ضلع شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ' ضلع گجرات' ضلع منڈی بہاؤالدین' ضلع راولپنڈی' ضلع ملتان' ضلع لائل پور' ضلع لاہور' ضلع جھنگ' ضلع بہاولپور' ضلع ساہیوال' ضلع مظفر گڑھ' ضلع حیدر آباد' ضلع نواب شاہ' ضلع کراچی اور ضلع تھرپارکر کے متاثرین کی دن رات جماعت نے خدمت کی۔

اوجڑی کیمپ

پاکستانی تاریخ کا ایک المناک واقعہ سانحہ اوجڑی کیمپ ہے اس موقع پر بھی جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں مورخہ 10۔اپریل 1988ء کو صبح دس بجے دسویں کور کے علاقے میں واقع اسلحہ کے فوجی ڈپو میں جو اوجڑی کیمپ کے نام سے مشہور تھا۔ اچانک خوفناک دھماکے شروع ہو گئے۔ ایک گھنٹہ کے دوران دونوں شہروں اسلام آباد اور راولپنڈی پر تیس ہزار سے زائد راکٹ' میزائل اور بم برسے بچے بوڑھے' عورتیں جوان سب ہراساں ہو کر بھاگ رہے تھے گویا کہ قیامت صغریٰ برپا تھی۔ اس ہولناک صورت حال میں جب ہر طرف موت کا راج تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنی خدمات انتظامیہ کو سب سے پہلے پیش کیں۔ جو کہ قبول کر لی گئیں چنانچہ دو کیمپ قائم کئے گئے یہ کیمپ مری روڈ پر واقع سینٹ مری سکول اور اسلامیہ ہائی سکول نمبر1 نزد لیاقت باغ قائم کئے گئے ان میں دس خدام رضاکار ابتدائی طور پر بھجوائے گئے بعد میں رضاکاروں میں اضافہ ہوتا گیا اس دوران 50 کارکن مسلسل موجود رہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک مرحلے پر جب کھانا تقسیم کرنے کا وقت آیا تو انتظامیہ کے کسی رکن نے کہا کہ متاثرین کھانا حاصل کرنے کے لئے لائن لگا لیں۔ اس پر ہمارے خدام نے مداخلت کی اور کہا کہ یہ طریق درست نہیں ہم خود متاثرین کو کھانا کھلائیں گے۔ انتظامیہ کے اراکین نے حیران ہو کر سوال کیا کہ چار سو متاثرین کو آپ کس طرح کھانا کھلائیں گے؟ اس پر خدام نے بڑے اعتماد سے جواب دیا کہ ہم کھلا کر دکھاتے ہیں چنانچہ تمام متاثرین کو کہا گیا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر تشریف لے جائیں اور خدام نے نہایت منظم اور نظم وضبط کے ساتھ مصیبت کے مارے ہوئے ان افراد کو امن وسکون سے کھانا کھلا دیا۔ اس کیمپ کا معائنہ انتظامیہ کے اراکین' کمشنر' ڈپٹی کمشنر اور راولپنڈی کے میئر صاحبان نے کیا اور خدام کی مساعی کو بڑے عمدہ الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

مورخہ 12۔اپریل کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب نواز شریف نے بھی اس کیمپ کا دورہ کیا اور خدام کے کام کو بہت سراہا۔

(ماہنامہ خالد مئی 1988ء)

متفرق خدمات

یہ تو ماضی کی چند جھلکیاں تھیں۔ آج بھی جماعت احمدیہ امن کے دور میں مختلف میدانوں میں خدمت خلق کر رہی ہے اس میں فری میڈیکل کیمپس' گرم کپڑوں کی موسم سرما میں مستحقین تک ترسیل' غریب طلباء کو کتب اور کاپیاں مہیا کرنے' فری کوچنگ سنٹرز کے ذریعہ تعلیم کے میدان میں خدمات' مریضوں کی عیادت' خون کے عطیات اس کے لئے تو باقاعدہ بلڈ بینک کا قیام عمل میں آچکا ہے اور ہزاروں مریض اپنے اور دوسرے اس سے استفادہ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔

میڈیکل کیمپس

اب خاکسار میڈیکل کیمپس کا مختصر سا جائزہ پیش کرتا ہے جماعت کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کے تحت 1995ء سے 1997ء تک پورے پاکستان میں جو میڈیکل کیمپ لگائے گئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

سال 1995ء تعداد کیمپ 188 مریضوں کی تعداد 24024

سال 1996ء تعداد کیمپ 420 مریضوں کی تعداد 41836

سال 1997ء تعداد کیمپ 128 مریضوں کی تعداد 11124

سال 1998ء انصار اللہ کے تحت 799 میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ مریضوں کی تعداد 67430 رہی

کیمپ باقاعدگی سے جاری ہیں۔ ایلوپیتھی کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک علاج بھی نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ اور شفاء کے بعض معجزانہ واقعات ہو رہے ہیں۔ ہر کیمپ میں دو سے تین تک ڈاکٹرز اور ساتھ چار پانچ رضاکار شامل ہوتے ہیں۔

اسی طرح جماعت کی ذیلی تنظیم خدام الاحمدیہ کے تحت بھی فری میڈیکل کیمپس کا سلسلہ سالوں سے جاری ہے اس سلسلہ میں صرف ایک سال 96-1995 کا ذکر بطور نمونہ درج ہے ورنہ اعداد و شمار تو اتنے ہیں کہ ورق کے ورق بھر جائیں۔

اس سال 395 کیمپ لگائے گئے جن سے 54000 مریضوں نے استفادہ کیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کیمپس کے ذریعہ ادویات وغیرہ پر مجموعی طور پر 525619 روپے کی خطیر رقم خرچ کی گئی یہ سلسلہ خدا کے فضل سے جاری ہے۔

آخر کس چیز نے اس جماعت کے افراد کو خدمت خلق کے میدان میں جھونک دیا ہے وہ چیز جذبہ خدمت ہے۔ جس کی تاریں جاکر حضرت محمد ﷺ کے عشق و محبت سے جا کر ملتی ہیں اس جذبہ کے پیچھے اپنے پیارے رب کی رضا کا حصول ہے اور نہ کچھ لالچ ہے نہ غرض۔ محض للہ یہ لوگ دیوانے ہوئے جاتے ہیں۔

محمد رفیع صاحب

مکرم حکیم محمد شفیع صاحب کا ذکر خیر

حکیم صاحب خاکسار کے بڑے بھائی اور عزیزم ڈاکٹر محمد جلال شمس واقف زندگی جرمنی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری۔ منیر احمد جاوید صاحب کے منجھلے ماموں تھے۔ بھائی صاحب نے 1944ء میں طبیہ کالج سے زبدۃ الحکما کی سند حاصل کی اور مہہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہاں جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنی حکمت کی پریکٹس بھی نہایت عمدگی سے کرتے رہے قیام پاکستان کے دنوں میں بھائی صاحب نے اپنے خرچ پر چند احمدی مہاجرین گھرانوں کو جو پھیرو چیچی ضلع گورداسپور کے تھے۔ رتن باغ لاہور سے ٹرکوں کے ذریعے لا کر اپنے گاؤں میں انہیں آباد کیا۔ اس طرح مزید چند گھرانوں کو موضع قیام پور ضلع گوجرانوالہ میں آباد کرا دیا۔ اور انہیں جائیدادیں۔ زمین مکان وغیرہ الاٹ کروا کر دیئے۔ موضع ہے میں قریباً آٹھ سال جماعتی خدمات انجام دیں۔ پھر نقل مکانی کر کے موضع سادھوکے جو ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ مگر تھا برلب جی۔ ٹی۔ روڈ۔ رہائش اختیار کر لی۔ یہاں پر آپ کی شادی چوہدری محمد یوسف بیڈن روڈ لاہور والوں کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ سے ہوئی۔ اس گاؤں میں واحد آپ ہی احمدی تھے۔ البتہ قرب و جوار کے دیہات میں کچھ احمدی گھرانے آباد تھے۔ اس لئے سلسلہ کے کارکنان کے لئے بھائی جان کا گھر ایک مرکز بن گیا۔

چند سالوں میں آپ کا گاؤں اور اردگرد کے علاقہ میں اچھا خاصا اثر رسوخ ہو گیا پورے گاؤں کی بچیاں اور بچے محترمہ بھابھی صاحبہ سے قرآن مجید پڑھنے لگے۔ 53ء کے فسادات میں رات ڈیڑھ بجے کے قریب ایک بہت بڑا جتھہ نعرے مارتا ہوا۔ گاؤں میں داخل ہو گیا۔ بھائی صاحب اور بھابھی صاحبہ نے فصلوں میں پناہ لی اور وہاں سے چھپتے چھپاتے ساتھ کے گاؤں موضع راجہ میں جا پہنچے۔ جب حالات ٹھیک ہوئے۔ واپس اپنے گھر آگئے۔ خدا تعالیٰ کا فضل رہا۔ کہ دشمن کے ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے۔

1974ء میں ان کو پھر ہجرت کرنا پڑی۔ آپ پھر قیام پور اور بیداد پور کے احمدیوں کے پاس چلے گئے۔ اس دوران کسی شرپسند نے گھر کو آگ لگا دی۔ مگر ہمسائیوں نے اس خیال سے کہ ہمارے گھر نہ جل جاویں۔ آگ پر قابو پا لیا۔ برآمدہ اور کمروں کے دروازے پھر بھی جل گئے۔ تین چار ماہ بعد جب امن ہوا۔ تو واپس آ کر پھر کاروبار زندگی کا از سر نو آغاز کر دیا۔

بھائی صاحب کی ان قربانیوں اور نقصانات پر خدا تعالیٰ نے اتنا فضل کیا کہ پندرہ بیس سالوں میں تقریباً 18۔20 ایکڑ زمین خرید کر برابری کی حیثیت قائم کر لی۔ اور سیاسی طور پر بھی ہم پلہ ہو گئے۔ جو بھی گاؤں کی فلاح و بہبود کا کام ہوتا وہ بھائی صاحب کے بچوں کے ذریعہ ہی ہوتا۔ سب سے بڑا کام جوان بچوں نے کروایا۔ وہ چھوٹے سے گاؤں میں ٹیلیفون ایکسچینج کا منظور کروانا تھا۔ بہرحال بھائی صاحب کو جو بھی ترقیات نصیب ہوئیں۔ وہ ان قربانیوں کا نتیجہ تھیں۔ جو احمدیت کی خاطر آپ نے 53ء

74ء میں اٹھائیں اور ثابت قدم رہے۔ بھائی صاحب تاحیات جماعت احمدیہ سادھوکے کے صدر رہے۔ کچھ عرصہ امیر حلقہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

بھائی صاحب کے لڑکے سوائے ایک کے سب کینیڈا اور امریکہ میں آباد ہو چکے ہیں۔ اور بفضل خدا دینی کاموں میں پیش پیش ہیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم ان کے بچوں کو مزید ترقیات سے نوازتا رہے۔

اور بھائی مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چل کر احمدیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کاشف رفیق صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کی بہن گل جبیں بنت چوہدری محمد رفیق اٹھوال صاحب دار العلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ کا رسولی کا آپریشن ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ملک اللہ بخش صاحب وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ بوجہ بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔

○ مکرم شاہد محمود آکاش صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کے نانا جان مکرم میاں عبدالرحیم صاحب آف خلیل آباد سندھ عرصہ سے مختلف جملہ امراض میں مبتلا ہیں۔ جلد آپریشن کی توقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ ناصر احمد ولد مکرم شیخ منظور حسین صاحب معاون سیکرٹری مال حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کے دل کا بائی پاس آپریشن جمعہ 9۔ جولائی کو ہوگا۔

○ مکرم عبدالمجیب شکرانی صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالسلام خان اور ان کے ایک غیراز جماعت دوست موٹر سائیکل پر لیاقت پور جا رہے تھے۔ راستہ میں بیل گاڑی کے ساتھ حادثہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے دونوں کو شدید چوٹیں آئیں۔

○ محمد اختر صاحب معلم وقف جدید کی اہلیہ صادقہ طاہرہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفاء عطا فرمائے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔

○ مکرم عبدالمالک خان شکرانی جماعت احمدیہ بستی شکرانی ضلع بہاولپور مورخہ 99-6-22 کو اپنی گھوڑی چرا رہے تھے۔ گھوڑی بے قابو ہو گئی اور گھوڑی کی ٹانگ لگنے سے بائیں آنکھ کے نیچے گہرا زخم آیا ہے۔ اور آنکھ کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کراچی فون 4312445 - 4533447 نے ان پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی (ماسٹرز) B.E
الیکٹرانکس) B.E (انفارمیشن ٹیکنالوجی) BS
سافٹ ویر و کمپیوٹر سائنس)

داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے 600 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14۔ اگست 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم منصور احمد سیال صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم محمد یاسین لکھنوی صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت فعال رکن اور مجلس عاملہ کے ممبر تھے۔ مورخہ 23۔ جون 1999ء لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق ہندوستان کے علاقہ یوپی کے ایک معروف علمی خاندان سے تھا۔ آپ کے والد محترم مولوی محمد عثمان صاحب اور تایا محترم ڈاکٹر محمد عمر صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔

محترم یاسین لکھنوی صاحب مرحوم 1919ء یوپی میں پیدا ہوئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے انڈین سول سروس میں شمولیت اختیار کی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ پاکستان آگئے اور پاکستان سول سروس میں شمولیت اختیار کی آپ پلاننگ کمیشن آف پاکستان میں خدمات بجالاتے رہے اس کے بعد یو۔ این۔ او کی انٹرنیشنل آرگنائزیشن میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔

آپ کراچی سے شائع ہونے والے رسالہ المصلح کے ایڈیٹر تھے۔ ملکی اور عالمی حالات پر بہت گہری نظر رکھتے اور نہایت بے باک اور خوبصورت لکھنے والے تھے۔

مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ۔ ایک بیٹا مکرم محمد امین یاسین صاحب کراچی میں ہیں اور ایک بیٹی محترم ڈاکٹر بشریٰ یاسین صاحبہ امریکہ میں ہیں آپ کی بہو عزیزہ نائیلہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی پوتی ہیں۔

مرحوم موصی تھے 99-6-25 بروز ہفتہ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد از نماز فجر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روس کو امریکہ دھمکی

امریکہ نے روس کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے شام کو اسلحہ فروخت کرنا بند نہ کیا تو اس کی 90 ملین ڈالر کی امداد بند کر دی جائے گی۔ کیونکہ شام بین الاقوامی دہشت گردوں کی پشت پناہی کر رہا ہے روس کی طرف سے اسے اسلحہ سپلائی کرنے پر امریکی مفادات کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ اس کے جواب میں روس نے کہا ہے کہ امریکہ اور مغربی ممالک کی دھمکیوں کی پرواہ نہیں۔ بیرونی دنیا پر اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے اسلحہ فروخت کرتے رہیں گے۔

ترک وزیر کی خودکشی کی کوشش

ترکی کے وزیر مملکت برائے اقتصادیات نے انقرہ میں خودکشی کی کوشش میں خود کو زخمی کر لیا۔ پہلی گولی سے جبڑا زخمی ہوا۔ دوسری خالی گئی۔ تیسری گولی سے قبل بیٹا اور بیوی آگئے اور بچا لیا۔ ہسپتال میں حالت بہتر ہے۔ گذشتہ ہفتے آئی ایم ایف کی رپورٹ لیک ہو گئی تھی۔ اخبارات میں شائع ہونے کے بعد ذہنی دباؤ کا شکار تھے۔ رپورٹ کے بعد ترک پاؤنڈ کی قدر میں کمی آگئی تھی۔

بحرین کے اپوزیشن لیڈر کو سزا

بحرین کی اعلیٰ ترین عدالت نے بحرین کے اپوزیشن لیڈر عبدالامیر الاجمادی کو 10۔ سال قید اور 15۔ ملین ڈالر جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ 62۔ سالہ شیعہ اپوزشن لیڈر پر الزام ہے کہ انہوں نے 1994ء سے اب تک بحرین میں تخریب کاری اور دہشت گردی کے متعدد واقعات کروائے ہیں۔ جن میں 38۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ الاجمادی کو 1996ء میں سات دوسرے شیعہ لیڈروں کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ بحرین کی پارلیمنٹ کو بحال کیا جائے الاجمادی نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

پرانی اجتماعی قبر کی دریافت

ماہرین آثار قدیمہ کی ایک ٹیم نے متحدہ عرب امارات میں 4200 سال پرانی ایک اجتماعی قبر دریافت کی ہے۔ قبر میں مدفون 300۔ افراد کی عمریں 30 سے 40 سال تھیں۔ یہ لوگ کسی وبائی بیماری سے ہلاک ہوئے۔

بھارت میں ملیریا کی وبا

بھارتی صوبہ آندھرا پردیش میں ملیریا کی وبا پھوٹ پڑی۔ جس سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔ دشوار گزار علاقے ہونے کی وجہ سے طبی سہولتوں کی فراہمی میں بھی مشکلات پیش آرہی ہیں۔

سکول و کالج فوجی مراکز

افغانستان کی حرکت الاسلامی کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ طالبان نے اس ملک کے سکولوں اور کالجوں کو فوجی چھاؤنیوں کے مراکز میں تبدیل کر دیا ہے اب تک افغانستان میں 300 کالجوں کو دینی تربیت دینے کے بہانے فوجی ٹریننگ سنٹر میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔

لیبیا برطانیہ تعلقات بحال

برطانیہ کے وزیر خارجہ رابن کک نے کہا ہے کہ برطانیہ اور لیبیا کے درمیان 15 سال کے تعطل کے بعد آپس کے سفارتی تعلقات پھر سے بحال کرنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔

بنگلہ دیش میں پہیہ جام ہڑتال

بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کی سربراہ اور سابق وزیر اعظم محترمہ خالد ضیاء نے حکومت کے خلاف 16۔ جولائی کو پہیہ جام ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 25۔ جولائی کو تین روز تک لانگ مارچ ہوگا اور 28۔ جولائی کو ڈھاکہ میں جلسہ عام ہوگا۔

امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

گذشتہ 10۔ برسوں میں متحدہ امریکہ میں اسلام سب سے تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب جبکہ امریکہ میں ساٹھ لاکھ مسلمان ہیں۔ جو زیادہ تر افریقی نسل اور امریکی نومسلموں پر مشتمل ہے۔

کانگو میں فسادات

کانگو میں شدید ترین نسلی فسادات چھڑ جانے سے دو سو سے زائد افراد ہلاک اور سینکڑوں گھر تباہ ہو گئے ہیں اور متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

چین بھارت اور نیپال میں سیلاب

چین بھارت اور نیپال میں طوفانی بارشوں نے تباہی مچا دی ہے۔ چین میں طوفانی بارشوں سے 178۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ شنگھائی کا چڑیا گھر ڈوب گیا اور ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔ نیپال میں بارشوں کے باعث تودے گرنے سے 42۔ افراد دب کر ہلاک ہو گئے اور کئی سیلاب میں بہہ گئے۔ اسی طرح بھارت کے صوبہ آسام اور بہار میں سیلاب سے درجنوں ہلاک اور سینکڑوں بے گھر ہو گئے۔ فصلوں اور مویشیوں کا بھی زبردست نقصان ہوا ہے۔

اقوام متحدہ کے اہلکار کو عراق چھوڑنے کا حکم

عراق نے بارودی سرنگیں صاف کرنے والے اقوام متحدہ کے ایک اہلکار کو آئندہ 48 گھنٹوں میں ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ نیوزی لینڈ کے اس شہری پر الزام ہے کہ اس نے ٹڈیوں کے انڈے زمین میں دبا کر ملک کی زراعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اقوام متحدہ ان الزامات کی تحقیق کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 8 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
9- جولائی- غروب آفتاب- 7-19
10- جولائی- طلوع فجر- 3-28
10- جولائی- طلوع آفتاب 5-08

جنرل مشرف کا فوجی افسروں سے خطاب

پاک فوج کے سربراہ اور چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل پرویز مشرف نے فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امن چاہتا ہے مگر اسکی اس خواہش کو بھارت ہماری کمزوری نہ سمجھے انہوں نے کہا ہمارا مقابلہ ایک چالاک اور عیار دشمن سے ہے جو اپنے اندرونی عدم استحکام کے باعث کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن وہ جو کچھ بھی کرے اسے پاکستان پر بری نظر ڈالنے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک بھارت اپنے 600 افسروں اور جوانوں کی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے جبکہ ہزاروں بھارتی فوجی زخمی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج نے بھارت کی طرف سے لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کو ناکام بنا دیا ہے اور اسے بھاری نقصان پہنچایا ہے اور ہم مستقبل میں بھی ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے پاکستانی قوم سے اپیل کی کہ وہ اپنی فوج کے ہمراہ اپنی ملکی سرحدوں کے دفاع کے لئے تیار رہیں انہوں نے بتایا کہ خوشی کی بات ہے کہ پاک فوج کے تمام افسر چٹان کی طرح متحد ہیں۔

نواز شریف کی لندن سے واپسی سے قبل گفتگو

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے لندن سے ملک واپسی سے قبل ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ امریکہ کے ساتھ مجاہدین کی واپسی کا کوئی معاہدہ ہوا ہے۔ ہم نے صدر امریکہ کو بتا دیا ہے کہ کنٹرول لائن یا کارگل میں لڑنے والے مجاہدین اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہماری قدرت سے باہر ہیں اور ہم ان کو کسی طرح واپسی کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔ پاکستان مجاہدین کی صرف سفارتی اور اخلاقی امداد کر رہا ہے جو کہ ہم ہر صورت میں جاری رکھیں گے۔ نہتے کشمیریوں پر بھارتی فوجیں جو تشدد اور ظلم کر رہی ہیں انہیں بند کرانا ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ہمارے مخالفین سیاسی مفادات کی خاطر ڈس انفارمیشن پھیلا کر قوم کا مورال ڈاؤن کر رہے ہیں جو کہ قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مجاہدین کے بارے میں صدر امریکہ کو بتا دیا ہے کہ مجاہدین کو واپس بلانا یا ان کو لڑائی سے روکنا ہمارے لئے ممکن نہیں اس لئے ہم سے ایسا کوئی مطالبہ نہ کیا جائے جو ہم پورا نہ کر سکیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہم نے بل کلنٹن کو مسئلہ کشمیر میں ذاتی دلچسپی لینے پر رضامند کر لیا ہے۔ جو سفارتی سطح پر پاکستان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

مجاہدین کی کامیابی

دراس سیکٹر میں بھارتی فوج کے کمانڈر جنرل کرشن پال نے بتایا ہے کہ واشنگٹن میں پاک امریکہ معاہدہ کے باوجود مجاہدین کی واپسی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ دیگر اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے بھارتی فوج پر راکٹوں اور میزائلوں کی بارش کر رکھی ہے۔ اور انہوں نے کارگل سری نگر روڈ پر بھارتی سپلائی لائن کاٹ دی ہے۔ جنرل کرشن پال نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ خوراک اور اسلحہ اور فوجیوں سے بھری بھارت کی تین سو گاڑیاں پھنس گئی ہیں۔ پاکستانی فوج کے ساتھ ساتھ افغان مجاہدین بھی حریت پسندوں کی مدد کر رہے ہیں۔ واپسی کی بجائے مزید ہزاروں مجاہدین کارگل پہنچ رہے ہیں۔ اور اس سیکٹر میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بھارتی دفتر خارجہ نے تسلیم کیا ہے کہ مجاہدین نے واپسی کے لئے پاکستانی کال پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اور وہ بدستور ڈٹے ہوئے ہیں۔ بنکر ٹو بنکر جنگ ہو رہی ہے۔

بھارتی سفارت کار کا اخراج

بھارتی ہائی کمیشن کے ایک سفارت کار یوگ راج وج کو ایک ہفتہ کے اندر اندر پاکستان چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے کیونکہ یہ سفارت کار ایسی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا ہے جو اس کے عہدے کے شایان شان نہیں۔

میٹرک سپلیمنٹری ٹیوشن
انگریزی - ریاضی - مکمل تیاری
پروفیسر سجاد- علوم شرقی ربوہ فون 212694

جلسہ کیلئے سستی ٹکٹیں
جلسہ میں شمولیت کیلئے سستی ترین ایئر ٹکٹوں کے حصول کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی-
گلیکسی ٹریول سروسز
(پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس- ایجرٹن روڈ- لاہور
فون- 6310449, 6367099, 6366588